رباعی وقصیدہ

درمدح امام دوم حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام

جناب مولانا ابوالحسن صاحب تحریؔر لکھنوی

ارباب محبت کو نہ زحمت ہوگی   سایہ کئے اللہ کی رحمت ہوگی
برپا تو ذرا ہونے دو دن محشر کا   زہراؑ جدھر ہوں گی اُدھر جنت ہوگی

آج پندرہویں ہے رمضاں کی، خوشی کا روز ہے   جشن میلاد امام دُوّمی کا روز ہے
فاطمہ زہراؑ کے گلشن میں گل اوّل کھلا   اے نسیم صبح پھولوں سی ہنسی کا روز ہے
باغ ایماں کے لئے اک باغباں اور آگیا   اب تو پہلے سے سوا دلبستگی کا روز ہے
کیوں نہ پیدائش سے شہزادے کی حوریں شاد ہوں   یہ سرور فاطمہؑ بنت نبیؐ کا روز ہے
خوش ہیں جبریل امیں استادزادہ آگیا   خضر سے کہہ دو تمہاری بھی خوشی کا روز ہے
چوم کر رخسار بیٹے کا یہ بولے مرتضیٰؑ   اے گل باغ نبی ہنس دے ہنسی کا روز ہے
آج اے ساقی ہو افطاری میں جام مے ضرور   خاص تیرے بادہ خواروں میں خوشی کا روز ہے
سایہ میں ماں باپ کے سرسبز ہو نخل حیات   آج تو شبرؑ کی اول زندگی کا روز ہے
جس طریقہ سے غدیرخم میں میں نے چھک کے پی   آج بھی ویسی ہی ساقی میکشی کا روز ہے
ایک قطرہ بھی نہ کوثر میں رہے پروا ہے کیا   یہ تو کہنے کو نہ ہو مے کی کمی کا روز ہے
کس طرح امت نہ شبرؑ کی ولادت سے ہو شیاد   باپ جو امت کے ہیں ان کی خوشی کا روز ہے
محو ہے حُسنِ حسنؑ کی دید میں دنیائے عشق   اب تو اے آشفتگی دلبستگی کا روز ہے
پہلا سردارِ جوانانِ جناں پیدا ہوا   خوش ہیں ہم کہ اہل جنت کی خوشی کا روز ہے
آج ہنسنے والے پھولوں کی ہنسی کیونکر رُکے   فصل گل ہے ہر گلستاں میں ہنسی کا روز ہے
اے تحریؔر مانگ لے حیدر سے جو ہو مانگنا   تجھ کو مالامال کردیں گے خوشی کا روز ہے